Regd. L. No. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور۔ پاکستان
یوم :- جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲½ ؍
قیمت فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۲ | ۲۰ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۱۴ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲۰ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۸

کشمیر کمیشن کی تجاویز صلح کے متعلق پاکستان کی طرف سے بعض نکات کی وضاحت کا مطالبہ

سر محمد ظفر اللہ خاں کی کمشن کے ارکان سے ملاقات

کراچی ۱۹ اگست آج صبح اتحادی کمشن کے تین ممبروں نے حکومت پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ پاکستان کی نمائندگی سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ نے کی۔ مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل اور مسٹر محمد ایوب رابطہ آفیسر بھی آپ کے ہمراہ تھے کمیشن کی طرف سے ڈاکٹر لوزانو (موجودہ صدر) کے علاوہ ارجن ٹائن کے نمائندے اور امریکہ کے متبادل نمائندے نے بھی شرکت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ کمشن نے پاکستان اور ہندوستان سے کشمیر میں جنگ بند کرنے کی جو درخواست کی ہے۔ اس کے سلسلے میں پاکستان کے نمائندوں نے بعض نکات کی وضاحت طلب کی ہے۔

آج تیسرے پہر کمشن کے ممبروں نے آپس میں مشورہ کیا۔ امید ہے کہ کل کمشن کے ممبر پھر پاکستان کے نمائندوں سے ملیں گے اور جن امور کی انہوں نے وضاحت طلب کی ہے ان کے متعلق اپنا جواب پیش کریں گے۔

مودودی صاحب کے فتوے سے سادہ دل مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے قبائلیوں میں بے اعتمادی پھیل رہی ہے

حکومت پاکستان اسکے خلاف موثر اقدام کرے (پیر تونسہ شریف)

لاہور ـــــ نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ـــــ ۱۹ اگست

تونسہ شریف کے پیر صاحب نے بغرض اشاعت ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ مودودی صاحب کے فتوے سے قبائلیوں میں بد دلی پھیل رہی ہے۔ وہ لوگ جو جہاد کشمیر میں حصہ لینے کے لئے جوق در جوق آ رہے تھے وہ اب اعتماد دبے اعتمادی کے سنگھم پر آ گئے ہیں کہ اس کا رِ خیر میں اُسی مستعدی سے حصہ لیں یا نہیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بتاتے ہوئے بیحد صدمہ محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کے دشمن اس فتوے کو ہمارے خلاف استعمال کر رہے ہیں اور بڑی گرمجوشی سے اس غیر آئینی و غیر شرعی فتوے سے سادہ دل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا کام لیا جا رہا ہے۔

پیر صاحب نے فرمایا۔ میں دوسرے علماء و فقہاء سے بھی مل رہا ہوں۔ تاکہ اُن سے صحیح حقیقت حال کے متعلق فتاویٰ صادر کراؤں۔ تاکہ انہیں قبائلی علاقوں میں پھیلا کر بد دلی کو دُور کیا جائے۔ لیکن میں اپنی اس کوشش کے ساتھ ہی حکومت پاکستان کو بھی تحریک کروں گا۔ کہ وہ اس کے خلاف کوئی موثر قدم اُٹھائے۔ آپ نے فرمایا کشمیر کی نام نہاد حکومت کے ہندوستانی پٹھو وزیر اعظم شیخ عبداللہ اور اُس کے ساتھیوں نے تقسیم کشمیر کی جو تجویز پیش کی ہے اُس سے پاکستان کے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ اور ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے اور اُنہوں نے ہر اس بیہودہ تجویز کا ہر ممکن طریق سے مقابلہ کرنیکا تہیہ کر لیا ہے۔ پیر صاحب تونسہ شریف نے بتایا کہ وہ اپنے ساتھ بلوچی پٹھانوں کا ایک بہت بڑا دستہ لائے ہیں جو جہاد کشمیر میں حصہ لینے کیلئے بہت زیادہ بیتاب ہے آپ نے اس دستے کے نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا انکے بازوؤں میں کس بل ہے عزائم میں بلندی اور سینوں میں دین مصطفےٰ کے لئے درد ہے انکو میدان کارزار میں پہنچانے کے مابعد بہاولپور خیرپور اور بلوچستان میں مجاہدین کو اکٹھا کرنے کیلئے دورہ کرنے چلا جاؤنگا۔

سرحد میں آبپاشی کی سکیموں کیلئے باون لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا

پشاور ۱۹ اگست پاکستان کی مرکزی حکومت نے صوبہ سرحد میں آبپاشی کی سکیم مکمل کرنے کیلئے باون لاکھ روپیہ مخصوص کیا ہے۔ اسمیں سے چالیس لاکھ روپیہ سے مالاکنڈ کے علاقہ میں پن چکیوں کی سکیم کو پورا کیا جائے گا۔ اور باقی روپیہ سے ضلع ہزارہ میں ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

یونان کی گوریلا فوج کا سردار البانیہ میں داخل ہو گیا

ایتھنز ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ یونان کی گوریلا فوج کا سردار اپنے رفقاء سمیت البانیہ کی حدود میں داخل ہو گیا ہے۔

حکومت یونان نے البانوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق اسے فوراً نظر بند کر لیا جائے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ البانوی حکومت اس مطالبے پر بہت کم توجہ دے گی۔

گورنر مغربی پنجاب لاہور شہر کے اندرونی حصہ میں بارش سے منہدم شدہ مکانات کا معائنہ

لاہور ۱۹ اگست آج سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب نے شہر کے ان اندرونی حصوں کا معائنہ کیا جہاں پر بارشوں کی وجہ سے بہت سے مکانات گر گئے ہیں اور جہاں سے اب پناہ گزینوں کو نکالا جا رہا ہے۔ مسٹر ظفر الحسن ڈپٹی کمشنر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

مانگٹانوالہ سے ننکانہ جانیوالی سڑک بند ہے

لاہور ۱۹ اگست مانگٹانوالہ سے ننکانہ صاحب کو جانے والی سڑک کئی جگہوں سے چناب کا پانی چڑھ آنے کے باعث ٹوٹ گئی ہے۔ اور ابھی پندرہ دنوں تک اس پر آمد و رفت نہیں ہو سکے گی۔

سول سپلائی اور پولیس کے عہدیداروں کو تلاشی لینے کے اختیارات

لاہور ۱۹ اگست حکومت مغربی پنجاب نے محکمہ پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپکٹروں اور محکمہ سول سپلائی کے چیف سٹور افسروں اور ڈویژنل کمشنروں کو یہ اختیارات دے دئے ہیں۔ کہ وہ کسی عمارت میں خانہ تلاشی کی غرض سے داخل ہو سکتے ہیں۔ اور لاریوں موٹروں اور دوسری سواریوں کی تلاشی لینے کے مجاز ہیں۔ اس حکم کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی کہ کچھ لوگوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ غلے کے ذخیرے صوبے سے باہر بھیجنے کی کوشش میں ہیں۔ یہ افسر دکانداروں کے گداموں اور ذخیروں کا بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کی حساب کی کتابوں کی پڑتال بھی کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

ریاست کشمیر کے باشندوں کی پنشنیں

لاہور ۱۹ اگست کنٹرولر ملٹری اکونٹس کے مشورے کے مطابق مغربی پنجاب کے محکمہ ڈاک نے ریاست کشمیر میں رہنے والے انڈین ملٹری کے ریٹائرڈ لوگوں کو پنشنیں ادا کرنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ اب پنشنر اپنی پنشنیں پنشن سرٹیفکیٹ دکھائے بغیر وصول کر سکتے ہیں۔ اب تک تقریباً ۵ لاکھ کی پنشنیں پنشنروں میں بانٹی جا چکی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رشوت ستانی کے جرم میں سزا

سرحد میں رشوت ستانی کے نوے مقدمات کا فیصلہ

پشاور ۱۹ اگست صوبہ سرحد میں رشوت ستانی کی شکایات کی تحقیقات کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اُس نے نوے شکایات کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے مطابق متعدد اشخاص کو برخاست کر دیا گیا۔ بعض کو پنشن لینے پر مجبور کیا گیا ہے اور بعض محکمانہ تنزل کا شکار ہو گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سزا یافتہ افسروں میں ایک ڈپٹی کمشنر دو سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل ہیں۔

ایڈیٹر — روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

(پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس روڈ ہسپتال لاہور سے ۳ جیمبرلین روڈ سے شائع کیا گیا)

حُقّہ نوشی وسگریٹ نوشی کے نقصانات

(از فقیر سائیں صاحب مبلغین کلاس نمبر ۳ قادیان دارالامان)

خدا تعالےٰ کا فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ - یعنی مومنوں کی یہ شان ہے کہ وُہ لغو چیزوں سے اعراض کرتے ہیں۔ یعنی ہر وُہ چیز جس کے استعمال سے سنجیدگی کے ساتھ کوئی فائدہ نہ ہو۔ وُہ اُس سے بچتے ہیں۔

خُدا تعالےٰ کی اُن بے شمار نعمتوں میں سے جو انسان کو بحیثیت ایک حیوان ہونے کے اور کیا بحیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے بخشی گئی ہیں۔ صحت اور تندرستی ایک خاص الخاص نعمت ہے۔

صحت کا جسم کے ساتھ تعلق:- اگر صحت نہیں تو جسم ایک مصیبت ہے بغیر صحت کے دنیا کی نعمتوں کا جن کے دستر خوان قُدرت نے ہمارے سامنے چن رکھے ہیں۔ نہ کوئی مزہ اور نہ کوئی لطف ہے۔ بھلا بیمار آدمی ان تمام نعمتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخشی ہیں استعمال میں لاکر تندرست آدمی جیسا لطف کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ دُنیا کی مسرتوں اور شادکامیوں سے کب بہرہ یاب ہو سکتا ہے؟ یقیناً وُہ دُنیا سے بیزار ہوتا ہے اور اپنے آپ سے بیزار ہوتا ہے۔ پس ایسا شخص جس کی زندگی تلخیوں سے لبریز ہو۔ اپنوں بیگانوں اور خود اپنی ذات کیلئے ناقابل برداشت بوجھ یا وبال نہیں تو اور کیا ہے؟

آجکل بہت کم اشخاص ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو پورے تندرست ہوں۔ ایسی مثالیں شاذ ہیں کہ کوئی شخص بڑھاپے تک چاق وچوبند اور صحیح سالم نظر آئے۔ طرح طرح کے امراض۔ قبل از وقت بڑھاپا عام کمزوری۔ اور افسردہ رُوئی کی مثالیں ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے پھرتی نظر آتی ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپکو اُن تکالیف سے بچائیں۔ جو بیماری کی صورت میں ہم پر مسلط ہو جاتی ہیں۔ پس تندرستی جیسی چیز کو قائم رکھنے کے واسطے اُن تمام لغویات سے جن کا شکار ہمارے بھائی ہو رہے ہیں۔ اجتناب کرنیکی از حد کوشش کرنی چاہیئے۔ اُن منشیات میں سے جو آجکل ہمارے ملک ہندوستان میں اور دیگر ممالک میں بھی استعمال ہو رہی ہیں۔ اور صحت کو برباد کر رہی ہیں حُقّہ نوشی اور سگریٹ نوشی بھی ہے۔

نقصانات:- (۱) ہمارے مُلک میں کروڑہا روپیہ محض اس لغو خواہش وعادت کو پورا کرنے کیلئے تمباکو کی خرید وفروخت پر صرف ہوتا ہے اگر اس رقم کو کسی اور مفید اور کارآمد جگہ استعمال کیا جاوے تو اہل ملک کس قدر خوش حال ہو جائیں۔

(۲) حُقّہ ایک ایسی لعنت ہے کہ خواہ انسان سفر پر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کسی بھائی کو پیتا دیکھ لے تو خواہ مخواہ اُس کا دِل للچانے لگ جاتا ہے اور جب تک تین چار کش لگا نہ لے۔ تب تک اُس کا دل بے چین بے قرار رہتا ہے۔ گویا محض اس لغو عادت کی بدولت ایک حُقّہ نوش معزز آدمی اپنا وقار خاک میں ملا لیتا ہے اور در بدر ذِلّت اُٹھاتا پھرتا ہے۔

(۳) حُقّہ پینے والے اِنسان کے منہ سے ہر وقت بدبو آتی رہتی ہے۔ اور دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر میری بات پر یقین نہ ہو۔ تو حُقّے کی نَڑی توڑ کر دیکھ لیا جائے وُہ میری بات کی درستی کی شاہد ہے۔

(۴) پھر تمباکو صحت کیلئے سخت مضر ہے اسمیں ایک ایسی زہر ہے جس کو کوکین کہتے ہیں۔ اور اس کا استعمال آہستہ آہستہ انسانی اعصاب اور قویٰ کو مضمحل کر دیتا ہے اور حُقّہ نوش جلد یا بدیر طرح طرح کی امراض کا آماجگاہ بن جاتا ہے۔

(۵) برادران مذہب وملت! یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں بھنگیوں پوستیوں۔ چنڈو بازوں افیمیوں۔ چرسیوں اور دیگر لغویات کے استعمال کرنے والوں کی کثرت ہے۔ خدا تعالےٰ اس لعنت سے بچائے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ ڈھاکہ کی طرف سے قائدِ اعظم کی خدمت میں پیغامِ مُبارکباد

جشنِ استقلال کی تقریب پر دلی جذبات کا پُرخلوص اظہار

ڈھاکہ ۱۹ اگست مکرم جناب سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ڈھاکہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں جشنِ استقلال کی مبارک تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی عمارات کو جھنڈوں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا اور باوجود موسم کی خرابی کے ۱۴ اگست کی رات کو شاندار طریق پر چراغاں ہوا۔ انجمن احمدیہ کے جُملہ ممبران اور ممبرات نے جشن سے متعلق شہر کی تمام تقریبات میں خوشی خوشی حصّہ لیا۔ ۱۵ اگست کو شام کے پانچ بجے ضلع ڈھاکہ کے احمدی احباب دفتر انجمن احمدیہ ڈھاکہ میں جمع ہوئے۔ پاکستان کے استحکام اور ترقی کے سلسلے میں فرائض اور ذمہ واریوں سے متعلق بہت سے اہم امور پر غور وخوض کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان اور وزیر اعظم خان لیاقت علیخاں کی خدمت میں اس موقع پر مبارکبادی کے پیغامات ارسال کئے جائیں اور خدا تعالےٰ سے استقامت چاہتے ہوئے انہیں پاکستان کے استحکام کی خاطر ہر ممکن قُربانی کا یقین دلایا جائے۔ چنانچہ حسب ذیل پیغام ارسال کیا گیا:-

خُدائے بزرگ وبرتر کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وُہ ہمارے قائداعظم کو کامل صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا آپ کی زیر قیادت قوم دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔ ہم خدا تعالےٰ سے یہ بھی دعا مانگتے ہیں۔ کہ وُہ قائد اعظم کو ایسے لائق اور مخلص مشیر ومددگار عطا فرمائے جو پاکستان کی خاطر ہر ممکن قربانی سے دریغ نہ کریں۔

نیز ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے ممبر استحکام اور ترقی کے لئے ہر خدمت بجالانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اِس راہ میں ہر ممکن قُربانی سے دریغ نہ کرینگے

مکرم مولوی غلام رسول صاحب کی تشویشناک علالت

لندن ۱۹ اگست مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لندن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ پھیپھڑوں سے خُون جاری ہوجانے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان باوجود کوشش کے ناکام رہے ہیں اور تاحال افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے سخت تشویش لاحق ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ کا چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا جائے

بعض لجنات کی سیکرٹریان مال براہِ راست میرے نام چندہ ارسال کرتی ہیں۔ چندہ ہمیشہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا جائے اور اس کی تفصیل ماہ بماہ دفتر لجنہ میں بھجوائی جائے صرف چند لجنات ہیں جن کی طرف سے باقاعدہ چندہ موصول ہو رہا ہے بقیہ لجنات بھی توجہ فرمادیں اور چندہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر محاسب میں پوری تفصیل کیساتھ بھیج کر ممنون فرمادیں۔ بعض لجنات کی طرف سے ابھی تک ماہوار بجٹ بھی تشخیص ہو کر موصول نہیں ہوا۔ لجنات اماء اللہ کو فاستبقوا الخیرات کی سپرٹ میں تمام کام سرانجام دینے چاہئیں میں امید کرتی ہوں کہ ایسی لجنات اس اعلان کے پڑھتے ہی اپنی اپنی لجنہ کی ممبرات کی تعداد اور انکی تعداد کے مطابق ماہانہ بجٹ تشخیص کر کے فوراً ارسال فرمائینگی مبلغین سلسلہ عالیہ اور انسپکٹران بیت المال سے بھی میں درخواست کرتی ہوں۔ کہ وُہ اس سلسلہ میں بجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی امداد فرمائیں اور جس جماعت کا دورہ کریں وہاں کی لجنہ کو بھی بیدار کرنے اور اسکے چندہ کو باقاعدہ بنانے کی سعی کر کے ممنون فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار امۃ الرشید شوکت۔ سیکرٹری مال۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رتن باغ لاہور

مستورات کا جلسہ

بروز اتوار مورخہ ۲۲ اگست پانچ بجے شام رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور اور لجنہ اماء اللہ قادیان کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی مستورات وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمادیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

ایک ضروری بات

کئی احباب وصیّت فارم منگواتے وقت دفتر بہشتی مقبرہ کو لکھ دیتے ہیں کہ چند وصیت فارم بھجوا دیں۔ مہربانی فرماکر احباب آئندہ مطلوبہ فارموں کی معین تعداد سے مطلع فرمایا کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

کنری سندھ سے چنیوٹ

امسال جو طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں داخل ہونے کیلئے کنری سندھ یا مضافات سے جا رہے ہیں۔ ان کا قافلہ کنری سندھ ریلوے سٹیشن سے ۴ ستمبر کو روانہ ہوگا۔ تمام اہلِ قافلہ مطلع رہیں۔

شیخ نصیر احمد جماعت از کنری سندھ

کیا آپ نے

کیا آپ نے وصیت کر دی ہے؟

اگر آپ نے ابھی تک وصیت نہیں کی تو آپکو جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ وصیت کا نظام حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ ہے جو شخص وصیت کرتا ہے وُہ اس نظام کو مضبوط کرنے میں حصہ لیتا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کرے

روزنامہ الفضل
۲۰ اگست ۱۹۴۸ء

ریاست جموں و کشمیر

ریاست جموں و کشمیر میں صوبہ جموں کے دو چھوٹے چھوٹے ضلعوں کے سوا مسلمانوں کی اکثر اکثریت ہے۔ اس کی تمام سرحد پاکستان سے ملحق ہے۔ اور تمام آمد و رفت کے راستے پاکستان سے ملتے ہیں۔ اگرچہ اب ایک بالکل نیا راستہ جس کی بناء بھی بے انصافی پر ہے جموں کٹھوعہ روڈ کے نام پر ہند نے بنالیا ہے اور جو تعلق کے ایک بہانہ کے سوا کوئی وقعت نہیں رکھتا پھر ریاست کے تمام اقتصادی۔ تجارتی۔ تمدنی۔ مذہبی وغیرہ تعلقات پاکستان کے ساتھ ہیں۔ پاکستان کے باشندوں اور ریاست کے باشندوں کی نہائت قریبی رشتہ داریاں قائم ہیں۔ الغرض کسی لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ ریاست پاکستان کا ایک قدرتی حصہ نظر آتی ہے۔ اور دنیا کا کوئی معبر کوئی سیاست دان خواہ کتنا ہی ہندیونین کا طرفدار ہو۔ ان حقائق کی موجودگی میں بغیر اپنی ہنسی کرانے کے یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اگر ریاست کا کسی مستعمرہ سے الحاق ہونا ضروری ہے۔ تو اس کا الحاق ہند سے ہونا چاہیئے

تقریباً ایک سال سے ہندیونین نے محض فرقہ وارانہ خیال سے ریاست کے ہندو مہاراجہ سے سازش کر کے ریاست پر فوجی چڑھائی کر رکھی ہے۔ اور ریاست کے آزادی پسند عنصر کو دبانے کے لئے کروڑہا روپیہ اسلحہ اور جنگی سامان اور فوجوں کے لاکھوں کی صورت میں توجہ کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود وہ ریاست میں اپنا کوئی رسوخ قائم نہیں کر سکی۔ اگر ممکن ہوتا تو ہندیونین کم از کم اس علاقہ میں جہاں اس کا قبضہ ہے لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی کر سکتی تھی۔ اور ان کے دل میں یہ نقش بٹھا سکتی تھی کہ ریاست کی بہتری ہند کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکی۔

اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ ہندیونین موجودہ امداد سے زیادہ امداد دینے کی توفیق نہیں رکھتی۔ بلکہ اس کی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہند کے ساتھ ریاست کا تعلق بالکل ہی غیر قدرتی ہے۔ دونوں کا ربط اتنا قریبی نہیں ہے۔ کہ ریاست کی وہ تمام ضروریات ہند کے ذرائع سے پوری ہو سکیں۔ جو اسکو باہر سے پوری کرنی پڑتی ہیں۔ نیا جموں کٹھوعہ روڈ کا راستہ ان تمام راستوں کی درآمد و برآمد کا تقاضا پورا کرنے کے لئے صریحاً غیر مکتفی ہے۔ نہ صرف ریاستی مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں نے بھی اس وجہ سے اس نقصان کو بری طرح محسوس کیا ہے۔ جو پاکستان سے منقطع ہونے کی صورت میں ریاست کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے

ہندیونین کے فوجی قبضہ نے یہ بات اظہر من الشمس کر دی ہے کہ ریاست کا ہندیونین سے الحاق ریاست کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ ان تمام لابدی فوائد سے محروم ہو جائے گی۔ جو پاکستان سے تقریباً تمام ریاستی سرحد کے ملحق ہونے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھتے کہ پاکستان کا بڑے سے بڑا ریاستی دشمن بھی جس کو صحیح حالات کا کچھ بھی علم ہے ہندیونین کے ساتھ ریاست کا الحاق گوارا کر سکے۔

اس وقت یو این او کمیشن کشمیر کا فیصلہ کرنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہے۔ ہمارے کانوں میں وہ آوازیں آ رہی ہیں۔ ایک "تقسیم" اور دوسری "آزادی"۔ "تقسیم" کا خیال اتنا بھیانک ہے کہ ایسا خیال ان لوگوں کے دل میں آ ہی کیسے سکتا ہے۔ جو پنجاب کی تقسیم کے نتائج دیکھ چکے ہیں۔ آگ اور قتل کی جو تباہی ہو چکی ہے۔ وہ بھلا بھی دی جا سکے تو پھر ان لوگوں کی خوفناک زندگیوں کا منظر کیا دینے کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ جو دور دور طرف کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ انڈین یونین اپنے ذرائع کی وسعت کے باوجود ان مصیبت زدگان کا مسئلہ ابتک حل نہیں کر سکی۔ ایسی صورت حال کی موجودگی میں کوئی نہایت اکیلے درد انسان ہوگا۔ جو تقسیم کا نام لے گا۔ پھر محض دو چھوٹے چھوٹے ایسے ضلعے ہیں۔ جن میں غیر مسلموں کی نہایت تھوڑی اکثریت ہے۔ محض اس بناء پر تقسیم کا اصول کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جب ایک منظور شدہ تقسیم میں گورداسپور کا ضلع نہایت بے انصافی کے ساتھ باوجود اس میں مسلم اکثریت کے مشرقی پنجاب کے حوالے کر دیا گیا۔ تو ان دو ضلعوں کی بناء پر تقسیم کا اصول پیش کرنا صریح طور پر انصاف کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور پھر وہ اس لئے کہ ایک مسلم اکثریت کا علاقہ بے انصافی اور ظلم سے حاصل کر کے اسکو ریاست کی تقسیم کے حق کے طور پر پیش کیا جائے۔ پھر انڈین یونین کے اپنے اصولوں کے مطابق بھی تقسیم کسی طرح جائز نہیں ہے۔

باقی رہی آزادی؟ یہ بھی انڈین یونین کے اصولوں کے خلاف ہے۔ وہ کس مونہہ سے ریاست کی آزادی کی طرفداری کر سکتی ہے۔ جبکہ حیدر آباد کے معاملہ میں وہ خود اس کے برخلاف وجوہات پر وجوہات پیش کر رہی ہے۔

ان دو باتوں کے علاوہ بھی اس وقت انڈین یونین کئی باتیں فضا میں اچھال رہی ہے تا کہ پاکستان اور کشمیر کمیشن کو اصل مسئلہ سے گمراہ کیا جا سکے اس ضمن میں عجیب عجیب باتیں سننے میں آ رہی ہیں مثلاً یہ کہ مہاراجہ اب صوبہ جموں میں اپنی خود مختاری جمانے کے لئے پاکستان سے سازباز کر رہا ہے یا یہ کہ شیخ عبداللہ پاکستان سے سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے۔ اور کہ مہاراجہ اور شیخ میں چل رہی ہے یہ سب باتیں گمراہ کرنے کے لئے پھیلائی جا رہی ہیں؛

ہمیں وثوق کامل ہے کہ پاکستان کے زعماء ان تمام باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے۔ اور اپنے مدعائے حقیقی کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینگے۔

کمیونزم

امریکن برطانوی گروپ کو یہ شکایت ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں روس ایک منظم سازش کے ماتحت کمیونزم عناصر کی مدد کر رہا ہے۔ تا کہ وہاں کی موجودہ حکومتوں کی جڑ اکھاڑ کر کمیونسٹوں کی حکومتیں بنادی جائیں۔ اس گروپ کا خیال ہے۔ کہ روس کی سازش کا جال نہائت وسعت کے ساتھ ان ممالک میں پھیل چکا ہے۔ اور برما اور ملایا کی موجودہ شورش اس منظم سازش کا نتیجہ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اس گروپ کی یہ شکایت بالکل صحیح ہے۔ اور کمیونزم کا بھوت ساری دنیا میں ناچ رہا ہے۔ اور اس تیندوے کی تاریں خود ان بڑے بڑے جمہوری ممالک کے اندر بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ ایک بہت خطرہ ہے جو تمام دنیا کو چیلنج کر رہا ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ جہاں تک انڈونیشیا ملایا۔ وائٹ نام اور دیگر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ یہاں کا علاج وہی ہے۔ جو برطانیہ نے ہندوستان اور پاکستان کو آزاد کر کے اپنی پوزیشن کو محفوظ کر کے کیا ہے

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ ایک طرف تو یہ یورپین قومیں خود ان ممالک پر جابرانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف وہ کمیونزم کے خلاف شور اٹھا رہی ہیں۔

آخر ہالینڈ اور انڈونیشیا کو اور برطانیہ ملایا کو کیوں آزادانہ طور پر جمہوری اصولوں پر اپنی آزاد حکومتیں نہیں بنانے دیتے۔ اور ان کو دبائے رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر شمالی افریقہ کے ممالک کو کیوں آزاد نہیں کرتے۔ تا کہ یہ ممالک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر کمیونزم کی لعنت کا مقابلہ کریں۔

یقیناً جب تک یہ قومیں اپنے آپ کو محکوم سمجھتی رہیں گی۔ اپنی آزادی کے لئے وہ روس کی طرف دیکھیں گی۔ یہ ایک قدرتی امر ہے۔ امریکی برطانوی گروپ کو چاہیئے۔ کہ وہ صحیح طور پر اپنے آپکو ان کا محسن بنائیں۔ اور ان کی آزادی کی خواہش کو کچلنے کی بجائے فوراً ان کو آزاد کر کے دوستانہ تعلقات کے معاہدے ان کے ساتھ مضبوط کر لیں

جب ان اقوام میں اس طرح خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔ وہ یقیناً کمیونزم کے بے پناہ سیلاب کے خلاف فطرتاً سکندری کا کام دیں گی۔ ورنہ موجودہ صورت میں تو ان کی نظروں میں کمیونزم کا بھوت ایک نجات دہندہ بنکر نظر آ رہا ہے

برطانوی افسر

انڈین یونین نے ایک غلط مفروضہ کی بناء پر عجیب و غریب قسم کا پروپیگنڈا کر رکھا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے کہ پاکستانی فوج کشمیر میں حصہ لے رہی ہے۔ اس نے جہاں کئی اور باتیں اس غلط بناء پر کہی ہیں۔ اب ایک یہ بھی کام کیا ہے کہ برطانوی حکومت کو سخت نوٹ لکھ مارا ہے۔ کہ چونکہ پاکستانی فوجیں کشمیر میں ہند کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ اس لئے برطانوی افسروں کا پاکستانی فوجیوں کو ٹرینڈ کرنا بھی اسباب کے مترادف ہے۔ کہ وہ انڈین نو آبادی کے خلاف مدد دے رہے ہیں۔

اور باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے جب ابھی تک یہ ثابت ہی نہیں ہے کہ پاکستانی فوجیں کشمیر میں لڑ رہی ہیں۔ تو یہ نوٹ سوا اس کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ جس طرح برطانوی لیبر حکومت کے مقرر کردہ، برطانوی کمشنر متعینہ دہلی نے حیدر آباد دکن کی فوج کے برطانوی افسروں کو استعفیٰ پر مجبور کیا ہے۔ اسی طرح ان برطانوی افسروں پر دباؤ ڈالا جائے۔ جو پاکستانی فوج میں کام کر رہے ہیں۔ اور یہ محض اس لئے کہ برطانوی لیبر حکومت اپنی ہی ہے۔ اس سے جو غلط سلط کام چاہیں لیا جا سکتا ہے؛

محبوسین سندھ کے لئے درخواست دعا

ناصر آباد سٹیٹ سندھ ۹ اگست۔ محمد آباد سٹیٹ سندھ کے جو احمدی نوجوان قتل کے الزام میں محبوس ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲۶ اگست کو ہو گی۔ احباب انکی باعزت رہائی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں؛

پاکستان نے ایک سال میں کیا کیا دیکھا؟

منیر احمد ونیس

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے قریب زمانے میں عجیب وغریب اور متضاد واقعات رونما ہو رہے تھے۔ خاص ۱۵ اگست کو اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں۔ ان میں عجیب وغریب قسم کا اضافہ پایا جاتا تھا۔ جو اپنی مثال آپ ہی ہے۔ مثلاً اگر صفحہ اول پر قتل وغارت اور آتشزدگی کی ہولناک واردات کا ذکر تھا۔ تو آخری صفحہ ملک معظم کے پیغام خیر سگالی کی فرحت افزا خبر سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ ایک طرف انسانیت سوز حرکات کا رونا تھا تو دوسری طرف نئی مملکتوں کے عمائدین حکومت کے خوشکن اور ہمت افزا بیانات پر اظہار طمانیت کر رہے تھے۔

۱۷ اگست ۱۹۴۷ء کو نئے ڈومینیوں کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اپنے عہدوں کا چارج سنبھالا اور یہ انتقال اقتدار کے ڈرامہ کا آخری سین تھا۔ اس کے بعد جو ہفتہ شروع ہوا وہ نہایت ہی اہم واقعات کو منصۂ شہود پر لایا ایسے اہم واقعات جو دونوں حکومتوں کے حق میں دوررس نتائج پر مشتمل تھے۔ دو روز بعد پنجاب و بنگال کی تقسیم کے سلسلے میں ریڈ کلف ایوارڈ کا اعلان ہوا۔ جس کی وجہ سے دونوں صوبوں کو "اکثریت" اور "دیگر امور" کی بنیاد پر دو حصوں میں بانٹ دیا گیا یہ تقسیم ۱۹ تاریخ کو عمل میں آئی۔

ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء بہت سے اہم واقعات کے لئے مشہور رہے۔ مجلس اقوام متحدہ نے پاکستان کی درخواست ورکنیت قبول کی۔ فرقہ وارانہ فسادات مشرقی پنجاب کے شہروں سے شروع ہو کر بڑی سرعت کے ساتھ دیہات میں بھی پھیل گئے۔ اور لاکھوں خانماں برباد مسلمانوں کو اپنا آبائی وطن چھوڑ کر بھاگنا پڑا اس کے بالمقابل مغربی پنجاب میں بھی جذبہ انتقام بھڑک اٹھا اور ہندوؤں اور سکھوں کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ پاکستان کی نوزائیدہ حکومت نے جس کے ساتھ مصائب اور مشکلات دو توام پیدا ہوئی تھیں۔ ان مشکلات کو سر کرنیکے نہایت تندہی اور ہمت سے کام شروع کر دیا۔ پاکستان کے معرض وجود آنے کے ۹ روز بعد صوبہ سرحد میں ڈاکٹر خان صاحب کی کانگرسی وزارت برطرف کر دی گئی اور گورنر سرحد سر جارج کننگھم نے خان عبدالقیوم خان کو از سر نو کابینہ کی تشکیل کی دعوت دی۔

باؤنڈری فورس جو پنجاب کے فساد زدہ رقبہ میں امن وضبط کے بحال رکھنے کے لئے قائم کی گئی تھی توڑ دی گئی۔ اور اسکی جگہ دونوں حکومتوں نے امن کی ذمہ داری خود سنبھال لی۔

انہی ایام میں دونوں حکومتوں کے وزراء عظام نے فساد زدہ رقبے کا دورہ کرنے کیلئے چار روزہ پروگرام مرتب کیا۔ ۲ ستمبر کو پاکستانی فوج نے مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے ۶۰ لاکھ مسلم پناہ گزینوں کے انخلاء کا کام سنبھال لیا۔

کلکتہ کی حالت خطرناک ہو جانے کی وجہ سے گاندھی جی نے مرن برت اختیار کیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک امن قائم نہ ہو برت نہیں توڑا جائیگا رفتہ رفتہ حالت سدھرنے لگی اور لیڈروں کی طرف سے امن قائم کرنے کا یقین دلانے پر ۷۳ گھنٹے کے بعد گاندھی جی نے برت توڑ دیا۔ عین اسی موقع پر دہلی شہر کی حالت خراب ہو گئی اور مسلمانوں کا خون بے دریغ بہنے لگا۔ تب حکومت ہند نے سنگین اقدامات اٹھانے کا ارادہ کیا۔

ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں حکومت کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کی خبر سننے میں آئی۔ اور ریاستی فوج نے بلوائیوں کے خلاف جو پونچھ کے علاقہ میں متوازی حکومت قائم کر رہے تھے زبردست مہم شروع کر دی۔

۱۷ ستمبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے نیویارک پہنچ کر اعلان کیا۔ کہ اگر ہندوستانی حکومت نے مسلمانوں کا قتل عام بند نہ کیا تو مجلس اقوام متحدہ میں اسکے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔

۱۹ ستمبر کو ریاست جوناگڑھ نے حکمران کی اجازت کے بغیر ہندوستان سے الحاق کے مسودہ پر دستخط کر دیئے۔ درانحالیکہ ریاست کے حکمران نواب مہابت خاں صاحب نے انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۳۵ کے ماتحت پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا تھا

۳۰ ستمبر کو لاہور شہر کے اکثر حصے زیر آب تھے راوی میں شدید طغیانی کی وجہ سے شہر کے تمام نشیبی حصوں میں پانی بھرنے لگا۔ حتیٰ کہ پاور ہوس بھی طغیانی کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور کئی روز تک جبری بلیک آوٹ جاری رہا ایک ہزار مسلم پناہ گزین جو بیاس کے کنارے ڈیرا ڈالے ہوئے تھے۔ طغیانی کی نذر ہو گئے۔

اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے پہلی بار مجلس اقوام متحدہ کو خطاب کرتے ہوئے امور فلسطین کے متعلق پاکستان حکومت کی پالیسی بیان کی۔

اس ماہ میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کو شدید مالی نقصان پہنچا۔ ۱۵ اگست سے ۱۵ اکتوبر تک مسلسل پناہ گزینوں کا تانتا بندھا رہا۔ اور ان دو ماہ میں ریلوے کی روزانہ اوسط آمدن ایک لاکھ روپیہ سے گھٹ کر صرف چالیس روپے رہ گئی۔ اور مجموعی طور پر ۳½ کروڑ روپیہ خسارہ ہوا

اکتوبر کے آخری ہفتہ میں کشمیر مسلم کانفرنس کے ذمہ دار نے ڈوگرہ راج کے مظالم کی داستان دنیا کے سامنے رکھی اور بیان کیا کہ پونچھ کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے مسلح ڈوگرہ دستوں نے تباہی مچا رکھی ہے نہتے مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ان کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں جائدادیں تباہ و برباد کی جا رہی ہیں اور دریں حالات ریاستی حکومت عوام کی حفاظت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی۔

۲۸ اکتوبر کو مہاراجہ کشمیر نے انڈین یونین کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا اور ۸۵ فیصدی اکثریت کے جذبات اور جغرافیائی سہولتوں اور قرابتوں کو ٹھکرا دیا۔

۳۱ اکتوبر کو قائد اعظم نے لاہور میں ۲ لاکھ کے جم غفیر کو خطاب کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اتنا بڑا اجتماع اس سے پہلے کبھی لاہور میں دیکھا نہیں گیا۔

۵ نومبر کو کابینہ مغربی پنجاب میں فیکٹریوں اور سینماؤں کے الاٹ کرنے کے قضیہ کیوجہ سے شدید تعطل پیدا ہو گیا

۱۱ نومبر کو ایک ہندوستانی بٹالین نے ٹینکوں کی معیت میں ریاست جوناگڑھ میں پیشقدمی کی۔

۲۷ نومبر کو حکومت پاکستان نے میانوالی میں دھاتوں اور کوئلے کی بہت سی کانوں کی دریافت کا اعلان کیا۔ جس سے کوئلے کی کمی کی تشویش رفع ہو گئی۔

۳۰ نومبر کو حکومت مغربی پنجاب نے صوبے میں قانون شریعت کے نفاذ کے لئے قوانین وضع کرنے کا اعلان کیا۔

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں حکومت پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن نے ایک تعلیمی کانفرنس طلب کی۔ جس میں مجلس آئین ساز سے پاکستان میں اردو کو لنگوا فرینکا بنانے کی سفارش کرنے کا فیصلہ کیا۔

۱۰ دسمبر کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تقسیم اثاثہ کے متعلق خوشکن معاہدے ہو گئے جسمیں ریلوے۔ سٹرلنگ بیلنس۔ نقد روپیہ۔ ذخائر جیسے اہم امور کی تقسیم کا فیصلہ ہوا۔

تقسیم ہند کیوجہ سے پاکستان اور ہندوستان میں مسلم لیگ کے لئے الگ الگ آئین وضع کرنیکا سوال درپیش ہوا۔

جنگ کشمیر جو اس وقت تک مسلسل جاری تھی شدید تر بمباری کیوجہ سے رک گئی۔ اوری کے محاذ پر شدید حملہ ہوا۔ جسمیں ۵۰۰ ہندوستانی سپاہی کام آئے۔

تقسیم کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لیگ کو دو الگ حصوں میں منقسم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (باقی)

انسپکٹر بیت المال فوری توجہ فرماویں

اب سال رواں کا کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر ابھی تک جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے تمام بجٹ تشخیص ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ لہذا اب تمام انسپکٹروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے اپنے حلقہ جات کی بقیہ جماعتوں کے بجٹ تشخیص کرا کر نظارت ہذا میں ارسال کریں۔ تاکہ سال کے اندر اندر جماعتوں سے اسی کے مطابق چندہ کا مطالبہ کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور آج کل ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے اور بزرگان کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ میں ممنون ہونگا

احقر محمد احمد انور حیدر آبادی متعلم ٹی آئی کالج لاہور

پتہ مطلوب ہے

محمد بشیر ساکن موک کلاں ضلع گجرات کئی ماہ سے لاپتہ ہے۔ جس دوست کو علم ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ غلام حیدر رنگریز۔ موک کلاں ضلع گجرات

۲۹ رمضان المبارک تک تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے احباب کرام

(۱) سید بیر احمد صاحب ہوشیارپوری جولٹ بٹ کر سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنی گھر والوں کے ۲۱ اور اپنی دختر صفیہ بیگم صاحبہ کے ۷، اور اپنی ۶۰ روپے اب سیالکوٹ میں ادا کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ حضرت اقدس کے نام دعا کے لئے پیش کریں۔

(۲) چوہدری سردار احمد صاحب ضلعدار جڑانوالہ ۲۵، بعض مشکلات کے باوجود آپ نے اپنی عہد کو پورا فرمایا۔

(۳) لفٹنٹ عبد اللطیف صاحب ملیر کراچی کا وعدہ ۳۵۰ تھا۔ جو ۲۹ رمضان کی اطلاع ملتے ہی ارسال فرمایا۔

(۴) ملک محمد عبد اللہ صاحب پٹواری ضلع سرگودہا آپ نے دس سال پورے کرنے کے بعد آئندہ گیارھویں سال سے اب تک کوئی چندہ نہ ادا کیا تھا۔ اب آپ نے گیارھویں، بارھویں سال تیرھویں سال اور چودھویں سال کی رقم اکٹھی ۵۲ اکی رقم بھیج کر چودھویں سال تک حساب بے باق فرما دیا۔ وہ احباب جو دس سال دے چکے ہیں۔ لیکن پھر کسی وجہ سے شامل نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے کہ اب چودھویں سال کے ساتھ گزشتہ سالوں کا بھی چندہ دے کر رضا الٰہی حاصل کریں۔

(۵) چوہدری عبد الحی خان صاحب کاٹھ گڑھی پنشنر نے چودھویں سال کا چندہ ۵۰ روپے ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں گزشتہ تین سال کا چندہ بوجہ بیماری نہیں دے سکا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ گزشتہ سالوں کا بھی دے لوں۔ کیا میں دے سکتا ہوں؟ ایسے تمام احباب کو اطلاع ہو۔ کہ وہ دے سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنا گزشتہ سالوں کا سارا حساب دریافت کر سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے تحریک جدید میں ہر ایک شامل ہونے والے مجاہد کا مکمل حساب موجود ہے۔ انشاء اللہ فوراً حساب بھیج دیا جائے گا۔

(۶) منشی عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی آپ ۱۲½ فی صدی سے دے رہے ہیں۔ لیکن ۵۷ کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا نہ ہو سکتا تھا۔ آپ نے ۳۷ روپیہ پیشگی دے کر وعدہ پورا کر دیا۔

(۷) خواجہ محمد شریف صاحب محلہ دار الفتوح قادیان حال ننداپور۔ جو قادیان میں سب کچھ چھوڑ کر آئے ہیں۔ گزشتہ سال ۴۵ روپے دیئے تھے۔ اس سال باوجود لٹ جانے کے ۷۰ کا وعدہ کیا۔ اور ۲۹ر رمضان المبارک کی یاد دہانی پر فوراً روپیہ ارسال فرمایا۔

(۸) مولوی محمد صدیق صاحب فاضل واقف زندگی کا وعدہ معہ اہلیہ صاحبہ والدہ صاحبہ ۸۲/- تھا۔ اور قسط سے ادا کر رہے تھے۔ جب معلوم ہوا کہ یہ وعدہ ۳۰ نومبر تک قسط سے پورا ہو گا۔ تو آپ نے بقیہ رقم ۵۶ پیشگی دے کر پورا کر دیا۔

(۹) چوہدری عبد المالک صاحب پنشنر چک ۱۲۲ کا وعدہ چوتھے سال ۱۲۵ تھا۔ جو چٹھی ملنے پر ارسال فرمایا۔

(۱۰) ملک محمد خان صاحب پخنہ کا وعدہ ۱۰۰ تھا، جو دفتر دوم کا ہے۔ ۲۹ر رمضان اطلاع پاتے ہی روپیہ انتظام کر کے ارسال فرمایا۔

(۱۱) لفٹنٹ محمد افضل خان صاحب نے ۳۰۰ کا وعدہ کیا۔ اور جس وقت آپ کو چٹھی ملی۔ اسی وقت آپ نے چیک بھیج دیا۔

(۱۲) پنشنر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ سندھ کا وعدہ دفتر دوم کے سال چہارم میں معہ اہلیہ ۲۲۱ تھا۔ جو ادا ہو گیا

(۱۳) چوہدری ظفر احمد خان صاحب دولم سیالکوٹ کا وعدہ معہ اہلیہ ۹۵/ تھا۔ آپ چٹھی ملتے ہی خود لیکر لاہور پہنچے۔ کہ منی آرڈر کرنے کی صورت میں دیر سے نہ ملے۔ اور میں حضور کی دعا سے محروم نہ رہوں

(۱۴) پیر اکبر علی صاحب مرحوم و مغفور کا وعدہ چودھویں سال میں ۱۴۳ تھا۔ جو ان کے فرزند ارجمند مکرم پیر صلاح الدین صاحب نے مرحوم کی طرف سے داخل فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱۵) شیخ نواب الدین صاحب راولپنڈی نے ۳۲۵ کی رقم چیک بھیجکر پوری داخل فرما دی

(۱۶) مکرم عاشق صاحب خان پور ملکی بہار وعدہ ۱۸۵ داخل ہو گیا۔

(۱۷) جمعدار محمد علی خان صاحب باندی سندھ ۲۰۰ کی رقم ادا فرما چکے۔

(۱۸) میاں فضل کریم صاحب آگرہ چوتھے سال کا ایک صد روپیہ آگرہ سے ارسال فرمایا۔

(۱۹) صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی ٹیچر چنیوٹ نے ۱۲۴/۴ معہ اہلیہ صاحبہ کے خود تشریف لا کر داخل کئے

(۲۰) بابا محمد الیسین صاحب لکھنوی کراچی ۲۱۰ دفتر دوم کے سال چہارم کے

(۲۱) چوہدری احمد جان صاحب کراچی ۲۳۶ " " " " "

زکوٰۃ سے کون سا روپیہ آزاد ہو گا

ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس کے پاس ایسا روپیہ جمع ہو جائے۔ جو اسکی غیر معمولی ضرورتوں کے پورا کرنے والا ہو۔ اور ایسے موقعہ پر قرض لینے یا کسی کا محتاج ہونے سے بے نیاز کر دے۔ اس لئے ہر احمدی کو ماہوار کچھ نہ کچھ پس انداز کر کے اٹھا چاہیئے۔ اور ایسا روپیہ تحریک جدید کی امانت میں جمع کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک جلسہ سالانہ پر فرما چکے۔

(۱) امانت تحریک جدید اس غرض کے لئے ہے کہ ہر احمدی اپنی ماہوار آمد سے کچھ نہ کچھ بچت کر کے امانت تحریک جدید" میں ماہوار جمع کرتا چلا جائے۔ جو تین سال کے بعد اسے اکٹھا مل جائے گا۔ کیا آپ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک میں شامل ہیں۔ اگر نہیں تو سوچیں اور غور کریں۔ کہ آپ کو اپنی ماہوار آمد سے بچا کر روپیہ جمع کرنے کا ایک آسان طریق بتایا۔ مگر آپ نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ پس آپ ابھی سے شروع کریں۔ جو تین سال کے بعد لے لیں۔ اس روپیہ پر کوئی زکوٰۃ نہ ہو گی۔ کیونکہ مدت معینہ کے لئے آپ نے رکھا ہے۔ ہاں اگر اس دوران میں کوئی غیر معمولی اشد ضرورت پیش آ جائے۔ تو حضور کی منظوری سے روپیہ دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کے پاس یا کسی بنک وغیرہ میں آپ کا روپیہ ایسا پڑا ہے۔ جس کی ضرورت چھ ماہ یا سال یا دو سال کے بعد پیش آنے والی ہے۔ تو ایسا روپیہ فوراً تحریک جدید کی امانت میں جمع کرا دیں۔ تا سلسلہ کے کام آوے۔ اور آپ کو اس کا ثواب ہو۔ اور روپیہ محفوظ ہونے کے علاوہ وقت پر مل بھی جائے۔ نیز یہ فائدہ ہے کہ ایسا روپیہ بھی زکوٰۃ سے آزاد ہو گا۔

(۳) اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں اپنا روپیہ اس شکل میں رکھنا چاہتا ہوں کہ جب چاہوں لے لوں تو حضور ایدہ اللہ نے امانت تحریک جدید یا امانت تحریک جائداد میں اسکی منظوری فرما دی ہے۔ آپ اس طرح ذاتی امانت کے طور پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ جب چاہیں لے لیں۔ اس میں کوئی روک نہیں۔ پس آپ کو بہر صورت اپنا روپیہ تحریک جدید کی امانت میں ہی جمع کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرتے ہوئے کوپن یا بیمہ میں لکھیں کہ میرا روپیہ تحریک جدید کی امانت میں جمع کیا جائے۔

جو جماعتیں یا احباب کسی وجہ سے اپنے وعدے اب تک پورے نہیں کر سکے وہ حضور کے ان ارشاد کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور وعدے پورے کریں

فرمایا (۱) جو دوست اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو اب پورا کر دیں۔ تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی (یا ۲۹ رمضان المبارک) تک ادا کر کے سابقون میں نہیں آ سکا۔ اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ثواب کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص ستمبر میں ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن وہ اپنی غفلت کے کفارہ کے طور پر اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ویسا ہی سمجھا جائے گا۔ جیسے کہ مئی میں ادا کرنے والے کیونکہ جب کسی سے غفلت ہو جائے۔ تو بعد میں خواہ تعداد کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے۔ (یعنی کفارہ کے طور پر وعدے سے زیادہ دیدے) خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے پورے کر دے۔ دونوں صورتوں میں اس امر کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

پس وہ احباب جو تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ جنہوں نے ادا کرنے میں سستی اور غفلت سے کام لیا ہے۔ وہ بطور کفارہ وعدے سے کچھ زیادہ رقم دیکر ازالہ کریں۔ جن کا وعدہ ستمبر، اکتوبر یا نومبر کا ہے۔ یا کسی نے کوئی مہینہ معین نہیں کیا۔ یا دوران سال لکھوایا ہے وہ بھی کوشش کر کے اس ماہ میں ادا کریں۔ تاکہ اپنی مقررہ وقت سے قبل دے کر زیادہ ثواب حاصل کریں۔ صرف مقررہ وقت گزر جانے کی وجہ سے سست نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ کوشش زیادہ مستعدی زیادہ اخلاص سے ادا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا۔ "مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ اب مقررہ وقت گزر گیا ہے۔ اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گزر جانے کی وجہ سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں مگر میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے۔ اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے۔ حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ بعد میں اگر اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں۔ تو بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں لیکن اپنی کوتاہی کا ازالہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرینگے۔ اول تو وہ کوشش کریں کہ اس مہینہ میں انکا چندہ ادا ہو جائے۔ اگر اس میں ادا نہ کر سکیں۔ تو اگلے مہینہ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

اگر کوئی خوشی سے کسی قربانی کے لئے اپنے آپکو پیش کرتا ہے۔ تو چاہے جان چلی جائے اسے اپنے عہد کو مرتے دم تک نبھانا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی سستی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ جماعتیں جن کے وعدوں میں کچھ کمی ہے۔ یعنی کسی کا حصہ ۳۰ فیصدی کسی کا ۲۵ فیصدی کسی کا ۱۵ تا ۱۰ فیصدی قابل ادا ہے۔ وہ فوری توجہ فرمائیں۔ جن کے وعدے ۶۰ فیصدی ہوئے ہیں۔ یا اس سے بھی کم ہیں۔ وہ بہت توجہ فرمائیں۔ کیونکہ وقت کم ہے۔ اور انکے کندھوں پر بوجھ بھاری ہے۔ وہ اب آرام اور چین اس وقت تک نہ لیں۔ جب تک اپنے وعدوں کو ان دو تین ماہ کے عرصہ میں سو فیصدی پورا نہ کر لیں

مودودی صاحب کے خودساختہ نظریات

از محبوب الٰہی صاحب مظہر بی۔اے چک جھمرہ

میں ایک عرصہ سے مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ مجھے تو اس میں ذرا بھر بھی اسلام کی جھلک نظر نہیں آتی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ وہ مغربی افکار و نظریات کو اسلام کا نام دے کر پیش کرتے ہیں

اس وقت میرے ذہن کے سامنے مودودی صاحب کا ایک مشہور لیکچر ہے۔ جو انہوں نے اپنی جماعت اسلامی کے کل ہند اجتماع (آل انڈیا کانفرنس) میں دیا تھا۔ اس لیکچر میں صاحب موصوف اپنی اور باقی عام مسلمانوں کی زندگی کا مقصد بس یہی بتاتے ہیں کہ دنیا میں دوسرے لوگوں کی حکومت مٹا کر اپنی حکومت قائم کریں اگر آپ کی کتاب کو سامنے رکھ کر نفسیاتی نکتہ نگاہ سے تجزیہ کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آپ کے دماغ پر لیڈر بننے کا جذبہ مسلط ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ انسانی عروج و زوال کا مدار اخلاق پر ہے۔ اس سلسلہ میں لکھا ہے "انسان کی ہستی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر دو مختلف حیثیتیں پائی جاتی ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور ملی جلی بھی۔ پہلا ان کے نزدیک طبعی وجود ہے۔ اس وجود کا انحصار آلات و وسائل پر، مادی ذرائع پر اور ان طبعی حالات پر ہے۔ جن پر دوسری حیوانی اور طبعی موجودات کی کارگردگی کا انحصار ہے۔ دوسری حیثیت ایک اخلاقی وجود ہے۔ جو طبیعات کے تابع نہیں بلکہ ایک طرح سے ان پر حکومت کرتا ہے۔ جس چیز کی وجہ سے انسان کو انسان کہتے ہیں اور اس کی حیوانیت نہیں بلکہ اخلاقیت ہے۔

(حوالہ تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ ۱۳ اور ۱۴)

اس کے بعد آپ نے اخلاق کے دو حصے کئے ہیں۔ پہلا شعبہ بنیادی انسانی اخلاقیات جس کی وجہ سے دنیا میں انسان کا وقار اور اعتبار پیدا ہوتا ہے مثلاً خودداری، فیاضی، رحم، ہمدردی، انصاف، وسعت قلب و نظر، سچائی، امانت، راستبازی، پاس عہد، معقولیت، اعتدال، شائستگی، طہارت و لطافت، اور ذہن و نفس کا انضباط، ارادے کی طاقت، فیصلے کی قوت، عزم، حوصلہ، صبر، ثبات، تحمل، برداشت، ہمت، شجاعت، مستعدی، بہادری، جفاکشی، حزم، احتیاط، معاملہ فہمی، تدبر، فرض شناسی وغیرہ۔ گویا انہیں پڑھنے سے مودودی صاحب کے ذخیرہ الفاظ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا

دوسرا شعبہ اسلامی اخلاقیات جس کا پہلا کام تو یہ ہے کہ وہ بنیادی انسانی اخلاقیات کو ایک محور و مرکز پر جمع کرے اور دوسرا کام یہ ہے کہ وہ بنیادی انسانی اخلاقیات کو مستحکم کرے۔ اور تیسرا یہ ہے کہ وہ بنیادی اخلاقیات کی ابتدائی منزل پر اخلاق فاضلہ کی نہایت شاندار بالائی منزل تعمیر کرتا ہے ص ۲۳-۲۴

اس کے بعد آخر پر اسلامی اخلاقیات کے چار مدارج بیان کئے ہیں۔ ان کے نام بالترتیب ایمان، اسلام، تقویٰ، احسان ہیں اور پھر ان چاروں کی تفصیل بتائی ہے۔

جہاں تک صاحب موصوف کے علم ادب کا تعلق ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ مگر افسوس کہ آپ نے ساری کتاب میں مندرجہ امور کے متعلق کوئی قرآنی آیت پیش نہیں فرمائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان علوم کا سرچشمہ ان کا ذہن ہے۔ قرآن کریم نہیں ورنہ وہ ضرور بتاتے کہ کہاں خدا تعالیٰ نے چار مدارج اخلاق کے مقرر فرمائے ہیں۔ کونسا پارہ ہے جہاں پر اخلاقیات کے دو حصے کئے ہیں۔ حیوانی اور اخلاقی وغیرہ۔ گویا آپ کے سارے لیکچر کو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ایک نظریہ قائم کیا ہے۔ جیسے یورپ کے مفکرین محض اپنے ذہن سے مختلف نظریات پیش کیا کرتے ہیں۔ کاش کہ مودودی صاحب مغربی طرز فکر کو چھوڑ کر اسلام کی طرف آتے تو ضرور یا تو اپنے نظریات کی تائید میں علوم قرآنی کو پیش کرتے اور یا اپنے افکار میں مناسب اصلاح کرتے اب بھی اگر آپ تعصب وغیرہ کو دور فرما کر صحیح طور پر تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادوں کا مطالعہ از روئے قرآن کرنا چاہیں تو حضرت مرزا مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" اٹھا کر دیکھیں

حضور صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں

"سو واضح ہو کہ پہلا سوال انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارہ میں ہے سو جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان حالتوں کی تقسیم اس طرح کی ہے کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ مبداء قرار دیئے ہیں

پہلا نفس امارہ:۔ پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے۔ اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان النفس الامارۃ بالسوء (پ ۱۳ رکوع ۱)

یعنی نفس امارہ میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ راہوں پر چلاتا ہے۔ غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا ایک حالت ہے۔ اور یہ حالت اس وقت تک طبعی کہلاتی ہے۔ جب تک انسان عقل کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ جب انسان عقل اور معرفت کے مشورے سے تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے تو اس وقت ان تین حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا بلکہ اسوقت یہ حالتیں اخلاقی کہلاتی ہیں۔

۲۔ نفس لوامہ:۔ دوسرے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفس لوامہ ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ۔ یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے یہ دوسرا سرچشمہ ہے۔ جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں اور اس مرتبہ پر انسان دوسرے حیوانات کی مشابہت سے نجات پاتا ہے یہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے۔ اور اس پر راضی نہیں ہوتا کہ کوئی بے اعتدالی اس سے ظہور میں آوے۔ انسان اپنے طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلے اور چارپایوں کی زندگی بسر کرے۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ طبعی جذبات اور طبعی خواہشیں عقل کے مشورہ سے ظہور پذیر ہوں۔ یہ وہ حالت ہے جب نفس اخلاق فاضلہ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے اور سرکشی سے بیزار ہوتا ہے مگر پورے طور پر غالب نہیں آسکتا

۳۔ نفس مطمئنہ:۔ پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے۔ جس کو روحانی حالتوں کا مبداء کہنا چاہیئے۔ اس کا نام قرآن شریف نے نفس مطمئنہ رکھا ہے۔

یا ایھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پاگیا۔ اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں سے مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پاکر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا اس وقت یہ خدا سے پرورش پاتا ہے اور خدا کی محبت اس کی غذا ہوتی ہے۔ اور اسی زندگی بخش چشمہ سے پانی پیتا ہے۔ اسی لئے موت سے نجات پاتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکھا و قد خاب من دسھا یعنی جس نے ارضی جذبات سے اپنے نفس کو پاک کیا وہ بچ گیا اور نہیں ہلاک ہوگا مگر جس نے ارضی جذبات میں جو طبعی جذبات ہیں اپنے تئیں چھپا دیا وہ زندگی سے ناامید ہو گیا۔

سبحان اللہ کس قدر واضح اور صاف الفاظ میں قرآن کریم کی صحیح تعلیم پیش کی ہے۔ اور قرآنی آیات سے ثبوت پیش کئے ہیں۔ تاکہ طالب حق کی تسلی ہو جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مودودی صاحب ایک لمحہ کے لئے اپنے خود ساختہ نظریوں کو چھوڑ کر اپنے ہی قائم کردہ اصول اخلاق یعنی وسعت قلب و نظر کو کام میں لاتے ہوئے غور فرمائیں گے۔

میاں امام الدین صاحب کا افسوسناک انتقال

میاں امام الدین صاحب مرحوم ساکن محمد نگر لاہور سابق دوکاندار احمدیہ چوک قادیان مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۴۸ء بروز جمعۃ المبارک ٹرین کی زد میں آکر انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم روزہ دار تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاں بلا لیا۔ آپ ۱۹۱۴ء میں سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور ۱۹۳۹ء تک قادیان میں کاروبار کرتے رہے۔ بعد ازاں عرصہ ۹ سال لوکو ورکشاپ لاہور میں کام کیا آپ کو تبلیغ کا نہایت درجہ شوق تھا نماز روزہ کے شدت سے پابند تھے۔ حتیٰ کہ موت بھی روزہ کی حالت میں آئی۔ محلہ کی احمدی دوستوں نے تجہیز و تکفین میں بہت ہمدردی دکھائی۔ ہم ان کے بہت شکر گزار ہیں اور احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکساران:۔ نواب الدین احمد مولوی فاضل حکیم الدین احمد خانیوال۔

اعلان

مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے رسید بک چندہ نشر و اشاعت (رسید بک ۳ از رسید ۲۰۱ تا ۳۰۰) گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو یہ رسید بک ملی ہو تو مہربانی فرما کر دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور کو بھیجدیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو لکھیں نہ کہ ایڈیٹر کو (ایڈیٹر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی چار اہم تحریکات

جن میں شامل ہونا اور انہیں کامیاب بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے

(۱)

جماعت احمدیہ کے لئے یہ دور جس میں سے وہ اس وقت گزر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص اور عظیم الشان قربانیاں پیش کرنے کا زمانہ ہے اس مصیبت کے زمانہ میں ضرورت ہے کہ ہر احمدی دوست اپنا محاسبہ کرے اور اپنے اخراجات کو کم کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی اپنے آقا کے حضور پیش کرے۔ ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی چار اہم تحریکات میں سے ایک درج ذیل کی جاتی ہے۔ اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

وصیت

وصیت کا نظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے الٰہی حکم کے ماتحت جاری ہے الوصیت کے نظام کے ذریعہ ایک "نئی زمین اور ایک نئے آسمان" کی بنیاد رکھی جا رہی ہے قوموں کی آئندہ ترقی اسی نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضور اپنی ایک تقریر میں جو "نظام نو" کے نام سے شائع ہو چکی ہے فرماتے ہیں:۔

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت۔ اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد و بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائیگا جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد و بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیگی بے سامان پریشان نہ پھریگا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی۔ جوانوں کا باپ ہو گی۔ عورتوں کا سہاگ ہو گی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اسکا دینا بے بدلہ نہ ہو گا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر ہو گا۔"

بہشتی مقبرے کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظر اس بات پر ہے کہ دیکھیں احمدی لوگ اب کس طرح وصیت میں حصہ لیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کا رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے۔"

عبدالرشید نائب وکیل المال

(باقی)

اکسیر ملیریا۔ موسمی بخار کا قلع قمع کرتی ہے۔ جگر اور تلی کو کونین کے برا اثرات سے بچاتی ہے۔ قیمت پچاس قرص ۳ روپے۔ نوٹ شہر لاہور کے مقامی خریدار ہمارے تمام مرکبات یونیورسل ٹریڈنگ جودھامل بلڈنگ لاہور سے طلب فرمائیں۔

طبیہ عجائب گھر ۴۸۹ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نمبر ۱۹۷-ایس/۲۵/۸۵ (خوراک)

کوڈ ورڈ "CXHIT"

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۹۰۰ من سرخ خشک مرچ ۴۰۰ من دھنیا ثابت اور ۴۵۰ من ہلدی ثابت سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر ایس۔ ڈبلیو۔ آر سٹورز کے کنٹرولر کے دفتر سے ایک اور ڈیڑھ بجے میں دفتر کے اوقات میں مل سکینگے بمقام آدمیوں کو فی فارم اگر دیر لیجئے بذریعہ ڈاک حاصل کرنے والوں کو ڈیڑھ روپیہ میں یہ فارم ۲۳ اگست کو اور ۲۳ سے دو بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک اور جمعہ کے روز ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے کے درمیان کنٹرولر کے دفتر سے مل سکینگے۔

وی۔ پی کے ذریعہ منگوانے کو فارم بذریعہ ڈاک ارسال نہیں کئے جائینگے۔ فارم صرف منی آرڈر بھیجکر منگوانے والوں ہی کو بھیجے جائینگے

سربمہر ٹنڈر ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء تک منگل وار کو حد دو بجے بعد دوپہر تک بھیج دیئے جائیں۔ انہیں یکم ستمبر کو دفتر میں ۱۱ بجے کھولا جائے گا۔

ٹنڈر بھیجنے والے اگر چاہیں گے تو انہیں ٹنڈر کھولتے وقت حاضر ہونے کی اجازت دی جائیگی۔ (ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک)

اگر آپ کو دیانتدار امین کمیشن ایجنٹ کی ضرورت ہو

خدا کے فضل سے ہمارے پاس آکر صوبہ سرحد و افغانستان کی کل اجناس مثلاً گڑ۔ شکر۔ مرچ لال۔ بادام۔ پستہ۔ خستہ۔ ہینگ۔ میوہ سرخ۔ کشمش سوگی پشم۔ اخروٹ۔ برسیم۔ شفتل وغیرہ خرید کیجئے۔ یا بذریعہ آرڈر خرید یئے آرڈر کے ساتھ مبلغ بیس روپیہ فیصدی پیشگی باقی روپیہ بذریعہ وی پی بلٹی یا بذریعہ بنک وصول ہوگا۔

۲۔ یا اگر آپ مال برائے فروخت بھیجدیں۔ مثلاً سرسوں۔ مسور۔ مونگ۔ ماش باردانہ۔ مرچ سیاہ۔ لاچی۔ دالچینی۔ گری کھوپرہ۔ کپڑا۔ نبولہ۔ تیل سرسوں ڈالڈہ گھی وغیرہ۔

۳۔ ہماری فرم ہیڈ آفس سرڈھیر تقریباً بیس سال سے ہندوؤں کے مقابل بڑی کامیابی سے چلتی رہی ہے

۴۔ ہندوؤں کے جانے کے بعد تین برانچیں قائم ہوئی راولپنڈی شہر گندم منڈی چارسدہ بازار پشاور شہر پیپل منڈی متصل کوتوالی ہیں خدا کے فضل سے بڑی کامیابی جاری ہیں۔

العبد

میاں خلیل الرحمن عبدالعزیز جنرل مرچنٹ اینڈ کمشن ایجنٹ پیپل منڈی پشاور شہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نے مفاد عام کیلئے شائع کیا

اٹھرا

حمل گر جانا۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ درد پسلی پیچش۔ غشی۔ نمونیا۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے نکلنا۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ معلوم ہونا مگر معمولی بیماری سے جان دیدینا۔ ماں کے پیٹ ہی میں نہر باد سے کھائے جانا۔ خلقت نامکمل ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ اٹھارہ سال سے قبل فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اسقاط حمل یا اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کا مکمل علاج صرف دو "حب اٹھرا" ہی ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ۔

قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ یکمشت منگوانے پر تیرہ روپے بارہ آنے علاوہ محصولڈاک

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات

معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

کا دو آنے پر ملتا

عبداللہ الہ دین سکندر آباد

امرت شفاء

امرت دھارا کا نعم البدل ہے۔ جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور بیش قیمت اجزاء کے لحاظ سے بہترین ثابت ہو چکا ہے۔

قیمت فی شیشی ۲/۸ نمونہ کی شیشی -/۱۰/-

سب دوا فروش و جنرل مرچنٹ فروخت کرتے ہیں

امرت شفا فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

درخواست دعا:۔ میری محکمانہ اپیل افسران متعلقہ کے زیر غور ہے اور ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ احباب کرام بالخصوص صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(ملک نادر خاں سابق افسر مال ہوشیارپور)

سردار ابراہیم کی کشمیر کمیشن کے فوجی وفد سے ملاقات

تراڑکھل ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کمیشن کے فوجی وفد نے محاذ اوری سے راولپنڈی واپس آکر حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار ابراہیم سے دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔

سردار ابراہیم کے ساتھ آزاد فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل کیانی اور چیف آف سٹاف کرنل حبیب الرحمٰن بھی تھے۔

آگرہ میں امن

آگرہ ۱۹ اگست آج ڈپٹی کمشنر آگرہ نے ایک پریس نوٹ میں بتایا کہ آج کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ رات کے دو بجے کے قریب قاضی پورہ میں تین دفعہ فائرنگ ہوئی گھاٹیہ بنجیا اور دہلی کھار میں پولیس نے ہوا میں دو فائر کئے۔ جواب میں لوگوں نے بھی دو فائر کئے۔

حیدر آباد کو نمک اور دوائیاں بھیجنے کی اجازت

حیدر آباد دکن ۱۹ اگست حکومت مدراس نے بیزواڑہ کی ریلوے پولیس کو ہدایات بھیجی ہیں کہ نظام ریلوے کے اسٹیشنوں کے لئے نمک اور دوائیوں کے جو ڈبے بک کئے ہوئے تھے۔ انہیں نظام کی ریاست میں جانے کی اجازت دے دی جائے۔

انڈونیشیا کے لوگوں کو پاکستان کی پوری حمایت حاصل ہوگی

وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

کراچی ۱۸ اگست۔ کسی قوم کا دوسری قوم پر غلبہ ایک ملک کا دوسرے پر تسلط یا طاقت ور کا زبردست کو لوٹنا یہ باتیں پرانے زمانہ کی ہیں۔ اور اب دنیا ان کو برداشت نہیں کر سکتی۔ آزادی کی جدوجہد میں ہمیشہ غالب کو منہ کی کھانا پڑتی ہے۔ کیونکہ زیردست ہمیشہ حق و صداقت پر ہوتا ہے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے یہ تقریر اس جلسہ میں کی ہے۔ جو کل انڈونیشی جمہوریہ کی تیسری سالگرہ کے موقع پر کراچی میں ہوا تھا۔ یہ جلسہ انڈونیشی جمہوریہ کے حامیوں کی انجمن کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا تھا۔

اس جلسہ میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی اور ان ملکوں کے سفراء بھی شریک ہوئے جن کو انڈونیشیا سے ہمدردی ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ آجکل کی دنیا عالمگیر اتحاد و اتفاق پر یقین رکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ تمام ملک ایک ہی کنبہ کے لوگوں کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن ان رجحانات کو پھلنے پھولنے کا موقع ملنا چاہیئے۔

برعظیم ہندوستان کو جو آزادی ملی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ برطانیہ کا یہ قدم یقیناً قابل قدر ہے انہوں نے کہا کہ یہ ضرور ہے۔ کہ تفصیلات کے سلسلہ میں تو اختلافات کی بڑی گنجائش ہے مگر پھر بھی اختیارات کو منتقل کرنا ایک بڑی بات ہے سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ دوسری طاقتوں کو بھی اپنی نو آبادیوں کے معاملہ میں یہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

سر محمد ظفر اللہ نے کہا کہ انڈونیشیا سے پاکستان کے مذہبی اور تہذیبی تعلقات ہیں انڈونیشیا میں ۹۲ فیصدی باشندے مسلمان ہیں۔ اور اس ملک کے لوگوں سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے توقع ہے کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ میں جلد ہی کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا اور انڈونیشی عوام کی دلی آرزوئیں بر آئینگی۔

رائل پاکستان ایئر فورس کے قائمقام کمانڈر

کراچی ۱۹ اگست پاکستانی ایئر فورس کے سب سے سینئر افسر کموڈور محمد خان جنجوعہ رائل پاکستان ایئر فورس کی قائم مقام کمانڈ سنبھال لی ہے۔ پاکستان کے ایئر آفیسر کمانڈنگ ایئر وائس مارشل پیری کین ایک ماہ کی چھٹی پر برطانیہ گئے ہیں۔

پٹھانوں کا بچہ بچہ حیدر آباد کیلئے قربان ہوجائیگا

حکومت ہندوستان کو متشددانہ پالیسی پر انتباہ

کوئٹہ ۱۹ اگست حکومت ہندوستان کی بہیمانہ کارروائیوں پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے پشین جرگہ کے ارکان خان فیض محمد خاں ملزئی، ملک رحمت علی خاں زرینائی ملک سراج الدین ممبر پشین جرگہ، ملک محمد علی کاکا موسٰی، سید رحیم الدین اور ملک حاجی عبد القیوم طور اشارہ نے حسب ذیل مشترکہ بیان جاری کیا ہے:۔

”ہم حیدر آباد کو اپنی ریاست سمجھتے ہیں اور اگر حکومت ہندوستان نے تشدد کی موجودہ پالیسی کو فی الفور تبدیل نہ کیا تو بلوچستان کے پٹھان اپنی پوری قوت کے ساتھ ہندوستان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے“

انہوں نے حضور نظام کو اس امر کا یقین دلایا کہ وہ حیدر آباد کی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ہر ممکن قربانی کرینگے۔ انہوں نے کہا ”اگر ضرورت پڑی تو ہر مرد، عورت اور بچہ کوئی بھی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔

آخر میں آپ نے دنیا کی مسلمان حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آخری آماجگاہ کے تحفظ کی ہر ممکن کوشش کریں۔

ہندوستان اب تک کشمیر میں دو ارب روپیہ ضائع کرچکا ہے

چودھری غلام عباس اور سردار ابراہیم کا بیان

تراڑکھل ۱۹ اگست حکومت آزاد کشمیر کے سربراہ اور صدر چودھری غلام عباس اور سردار محمد ابراہیم نے حسب ذیل مشترکہ اعلان جاری کیا ہے:۔

”ہندوستان کے ریاستی وزیر سردار پٹیل نے ۱۲ اگست کو ہندوستانی پارلیمنٹ میں اس امر کی تصدیق کر دی کہ عبد اللہ گورنمنٹ نے ریاست کے محاصل کو بعض قرضوں کے عوض بطور ضمانت گروی رکھ دیا ہے ہندوستان نے کشمیر کی امداد کے طور پر جو رقم صرف کی ہے وہ اس کے علاوہ ہے بعض مصلحتوں کی بنا پر سردار پٹیل نے ان اعداد و شمار کا اظہار نہیں کیا۔ جس وقت ہندوستانی عوام کو بتایا گیا کہ دو ارب سے زائد ہندوستانی روپیہ ضائع کیا جا چکا ہے۔ اس وقت نہرو پٹیل کی حکومت رسوا ہو جائے گی۔ یہ ان کا معاملہ ہے

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم اس بات کا غیر مبہم اعلان کئے دیتے ہیں۔ کہ عبد اللہ کی حکومت نے کشمیر گورنمنٹ کے عوام کی طرف سے جو معاہدے، قرضے، ٹھیکے طے کئے ہیں۔ اور ان کی بنا پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ہم ان کے ہرگز ذمہ دار نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ ساری باتیں رائے عامہ کے ایما کے خلاف اور عوام کے مفاد کے برعکس بلکہ عوام کی خواہشات کے علی الرغم طے کی گئی ہیں۔ اور ان کو عوام کیخلاف مجرمانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کیلئے استعمال کیا گیا ہے ان عوام کے خلاف جو اب بھی ریاست کے صحیح معنوں میں حکمران ہیں۔

لنکا میں پاکستانی ٹریڈ کمشنر کا دفتر

کراچی ۱۹ اگست۔ لنکا میں پاکستان کے ٹریڈ کمشنر کا دفتر کھول دیا گیا ہے مسٹر اے سلیم خاں پہلے ٹریڈ کمشنر ہوں گے ان کا پتہ یہ ہے غفور بلڈنگ۔ پوسٹ بکس ۵۷۹ فورٹ کولمبو۔ تار کا پتہ: ”پیٹرا کولمبو“ ہوگا۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ اور قائد اعظم ملکر مسئلہ کشمیر کا حل سوچیں

دہلی ۱۹ اگست۔ جریدہ ”ایسٹرن اکانومسٹ“ نے جو کانگریس کے مالی سرپرستوں اور ہندوستان کے کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں کے ٹاٹا برلا گروپ کا ترجمان ہے۔ اپنے مقالہ افتتاحیہ میں یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کشمیر کی جنگ مہینوں، شاید برسوں جاری رہے۔ ”ایسٹرن اکانومسٹ“ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ جنگ بند کر دی جائے۔ اور استصواب کا خیال ترک کرتے ہوئے ریاست جموں و کشمیر کے ان علاقوں کو جو پاکستان سے ملحق ہونا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں شامل ہونے دیا جائے ”ایسٹرن اکانومسٹ“ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ حکومت ہند اپنے گورنر جنرل ہز ایکسیلینسی مسٹر راجگوپال آچاریہ کو یہ اختیار دے کہ وہ پاکستان کے گورنر جنرل سے مل کر کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوئی راہ نکالیں

دریائے سندھ میں پانی کی سطح اور بلند ہوگئی

چاولوں کی تباہی کے بعد کپاس کی باری

کراچی ۱۹ اگست۔ دریائے سندھ پر مغربی پنجاب اور کشمیر کی بارشوں کا گہرا اثر ہے۔ اور اب وہ کپاس پیدا کرنے والے علاقوں کیلئے ایک عظیم خطرہ کا موجب بن رہا ہے دراسدفعہ بند میں ایک اور شگاف پڑ گیا ہے یہ شگاف ضلع نواب شاہ کے تعلقہ مورو میں ہوا ہے اور حیدر آباد سے ۱۰۰ میل اوپر دریا کی بائیں طرف واقع ہے۔ دریائے سندھ میں پانی کی سطح مزید بلند ہو جانے سے یہ خطرہ محسوس کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہفتہ سندھ کے لئے مزید تشویش کا موجب ہوگا۔ دریائے جہلم اور چناب میں پانی کی سطح بلند ہو جانے سے قیاس ہے کہ دریائے سندھ میں پانی کی سطح بلند ہو جانے سے قیاس ہے کہ دریائے سندھ میں سندھ کی سطح سب سے زیادہ بلند ہو جائے گی۔ ۳ اگست کو دریائے سندھ میں پانی کی بلندی جو زیادہ سے زیادہ ۲۷ء ۱۲ تک پہنچی تھی۔ وہ سنگل کوگر کر ۲ء ۱۱ تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن اب پھر بلند ہونا شروع ہو گئی ہے۔ اور خیال ہے کہ ۲۲ یا ۲۳ اگست کو سب سے زیادہ بلندی پر پہنچ جائیگی۔ اگرچہ شگاف کی چوڑائی اور اس میں سے پانی کے نکاس کے متعلق تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں پھر بھی یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر شگاف اتنا ہی بے قابو ہوا جتنا کہ سکھر بیگاری بند کا شگاف ہے تو کپاس کی کھڑی فصل کو شدید نقصان پہنچیگا۔ اور لاہور کراچی کے درمیان ریلوے لائن بھی بند ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔